© rasailojaraid.com

کہکشاں حکیم محمود احمد ظفر

حفاظت

مرثد بن ابی مرثد رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی تھے۔ نہایت نیکو کار اور پاکیزہ صفت، نبی اکرم ﷺ نے انھیں اس کام پر مامور فرمایا تھا کہ مکہ مکرمہ میں جو بعض مسلمان کفار کے پنجۂ ظلم و ستم میں گرفتار ہیں، ان کو کسی طریقہ سے مدینۃ الرسول میں لایا جائے۔ اس فرض کی بجا آوری کے لئے مرثد رات کے

اندھیرے میں چھپ کر مکہ میں داخل ہوئے۔ اس زمانہ میں مکہ آج کی طرح کا مکہ نہیں تھا۔ بلکہ بہت چھوٹا سا شہر تھا۔ مکان اور گلیاں کچی تھیں۔ مرثد جونہی مکہ میں داخل ہوئے۔ شب دیجور سایہ فگن تھی۔ گلیاں سنسان، ہر طرف سناٹا اور ایک ہو کا عالم طاری تھا۔ اکا دکا مکانات سے روشنی کی مدھم سی لو اٹھ رہی تھی۔ اکثر گھروں میں تاریکی تھی۔ یہ سمٹتے سمٹاتے اور چھپتے چھپاتے جا رہے تھے۔ اچانک سامنے سے ایک سایہ نمودار ہوا۔ مرثد اور سمٹ گئے۔ سایہ قریب سے قریب تر آتا گیا، اور پھر ایک نسوانی آواز آئی!

مرثد! تم ہو؟ میں نے تمہیں پہچان لیا، کہو کیسے آنا ہوا؟

''عناق ہو''؟ مرثد نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

''ہاں'' عناق نے فی الفور جواب دیا۔

عناق کبھی مرثد کی نشاط روح تھی۔ کبھی دونوں ایک دوسرے کو اتنا چاہتے تھے کہ کسی کا بھی پل بھر کے لئے دوسرے کے بغیر گزارہ نہیں ہوتا تھا۔ عناق کے دل و دماغ پر ان سہانے دنوں اور نشاط انگیز راتوں کی یادوں کی فلم چلنے لگی۔ مرثد کی قیمتی دولت سے بہرہ ور ہو کر مدینہ طیبہ چلے گئے تھے اور عناق اسی کفر کی حالت میں غلطاں و پیچاں مکہ میں زندگی کے دن گزار رہی تھی لیکن مرثد کی یاد اس کے قلب کی اتھاہ گہرائیوں میں اب بھی اسی طرح انگڑائیاں لے رہی تھی۔ وہ اسی انتظار میں تھی کہ ایک روز مرثد کو اس کی یاد ضرور واپس لائے گی۔ اور آج وہ مرثد کو اپنے سامنے دیکھ رہی تھی۔

''مرثد! آج تم میرے ہاں شب باشی کرو گے ناں''؟

پھر اسی وقت اس نے مرثد کا ہاتھ اپنے گھر لے جانے کے لئے پکڑ لیا، لیکن مرثد وہ مرثد نہیں تھا۔ وہ اب بادۂ توحید سے مست تھا، اس کا سینہ ایمان کے نور سے منور تھا۔ جاہلیت کی ساری باتوں سے اسے اب نفرت ہو چکی تھی۔ لہذا اس نے اچھل کر اس کا ہاتھ یوں جھٹکا جیسے کوئی ناگ لپٹ گیا ہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مرشد نے جونہی ہاتھ جھٹکا، عناق حیران رہ گئی، کیونکہ اس سے قبل کئی کئی راتیں ان کی ہم آغوشی میں گزر جاتی تھیں۔

"خیر تو ہے، تم پاگل تو نہیں ہو گئے؟" عناق نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ "تم جانتے ہو کہ یہ بازو اور ہاتھ تمہیں کتنے پسند تھے؟"

"وہ اور وقت تھا۔ عہد رفتہ کی باتیں چھوڑو، ماضی کی باتیں قصہ پارینہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں۔ وہ زمانہ جاہلیت کی باتیں ہیں جب مجھے حلال و حرام، نیکی اور بدی، حق اور باطل، اور نجاست و پاکیزگی میں تمیز نہ تھی۔ مرشد نے عناق کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ اب اللہ نے مجھ پر اپنا خاص فضل کیا ہے، مجھے نیکی کی ہدایت دی ہے، صراط مستقیم دکھائی ہے اور ایمان کے نور سے میرے دل کو منور کیا ہے۔ اب میں اللہ کے فضل و کرم سے مسلمان ہوں۔ اسلام میں زنا حرام ہے اس لئے مجھے معاف رکھو۔"

عناق مرشد کے اس جواب سے سیخ پا ہو گئی۔ غصے سے اس کا رنگ سرخ ہو گیا اور وہ تلملاتے ہوئے بولی" بڑے آئے پاک دامن اور زنا کو حرام کہنے والے۔ تم میرے ساتھ چلتے ہو یا لوگوں کو آواز دوں؟"

مرشد نے کہا" نیک بخت اپنا راستہ ناپو۔ میں اب پاکیزہ زندگی کو چھوڑ کر نجاست کے گڑھے میں کبھی نہیں گروں گا۔ جاہلیت کی تمام باتیں میں نے اب ہمیشہ کے لئے تج دی ہیں۔

عناق ناگن کی طرح پھنکاری اور زور زور سے چیخنے لگی۔

"لوگو! مرشد آیا ہے، تمہارے قیدیوں کو بھگانے کے لئے"

اونگھتا ہوا مکہ ایک دم اس آواز سے جاگ اٹھا۔ لوگ آواز کی طرف دوڑے۔ مرشد بھاگنا چاہتے تھے کہ عناق نے ان کا دامن پکڑ لیا، لیکن وہ زور سے جھٹکا دے کر اس کی گرفت سے نکل گئے۔

کہاں گیا؟ کہاں گیا؟ تاریکی میں آوازیں آنے لگیں، اور پھر مرشد کی تلاش میں لوگ ادھر ادھر بھاگنے لگے۔

رات کی تاریکی کی چادر نے مرشد کو اپنے دامن میں چھپا لیا۔ مرشدؓ ایک غار میں جا چھپے۔ لوگ ہر طرف انہیں ڈھونڈتے رہے۔ آخر ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس غار تک بھی پہنچ گئے۔ لیکن اللہ تعالی نے اپنے اس نیک بندے کی اسی طرح حفاظت فرمائی جس طرح اپنے نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی غار ثور میں حفاظت فرمائی تھی۔ جونہی مکہ والے غار کے منہ تک پہنچے کسی پکارنے والے نے اچانک دور سے پکارا "وہ ادھر نہیں گیا ہے" پھر مرشد نے ان کے دوڑنے کی آوازسنی جو لمحہ بہ لمحہ دور ہوتی جا رہی تھی۔ اور اس طرح حق تعالی شانہ نے اپنے اس نیک بندے کو ظالموں کے پنجہ سے بچا لیا۔

© rasailojaraid.com